

ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جسٹریٹ ایل نمبر ۲۶۵

مجلس مرکزی حزب الانصار بھیرہ و ادارہ عالیہ محمدیہ کاتر خان

قیمت سالانہ

معاونین سے ۵۰

عوام سے ۱۰

طلبہ سے ۵

# شمس الاسلام

ماہنامہ  
بھیرہ  
پنجاب

جلد ۱۲ | بھیرہ پنجاب | رمضان المبارک ۱۳۹۲ | مطابق اکتوبر ۱۹۷۳ | نمبر ۹

## فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	مضمون نگار حضرات	صفحہ
۱۔	ہلال عید (نظم)	مولانا ہلال احمد صاحب زبیری	۲
۲۔	عید کا دن	ادارہ	۳
۳۔	ایک مبلغ اسلام کا مناظرہ	"	۵
۴۔	متفرقات	شیخ	۹
۵۔	غزوات محمدیہ کی حقیقت	ملک عبد القیوم صاحب بی بی علیگ	۱۰
۶۔	مرزا اثبات	سکرٹری صاحب یگانہ میں ایسوسی ایشن لاہور	۱۳
۷۔	مشرقی کی تحریک اور قاعدہ شان پیر ایک نظر	جناب محمد صادق صاحب ایم بی علیگ	۱۵
۸۔	مشرقی کی نااہلیت	نواب بہادر یار جنگ	۱۶

**سرخ نیسل کا نشان** { یہاں ان حضرات کے پرچہ پر سرخ نیسل کا نشان لگایا گیا ہے جن کے چہرہ کی عبادت سال کا چہنہ بذریعہ مینی آرڈر جلد روانہ فرمائیں۔ اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ ہمیں پہلی فرصت میں مطلع کریں۔ خاموشی کی صورت میں آئندہ ماہ کا پرچہ بذریعہ وی پی آر سال خدمت ہوگا جس کا وصول کرنا آپ کا اسلامی و اخلاقی فرض ہوگا۔

(غلام حسین مینجر شمس الاسلام)

# ہلالِ عید

(از مولانا ہلال احمد صاحب زبیری)

اے ہلالِ عید کیف انگیز ہے جلو اترا  
دور ہو جاتی ہیں تجھ کو دیکھ کر سب کلفتیں  
مست کر دیتا ہے ہر مسلم کو نظار اترا  
گوںج اٹھتا ہے جہاں شورِ مبارکباد  
ماہیِ آلام ہے حسنِ نشاطِ انزاترا  
مصر ہو یا ہند ہو، ٹرکی ہو یا ایران ہو  
خیرِ مقدم اس طرح کرتی ہے اک دُنیا ترا  
ہم جہاں بھی ہیں وہاں موجود ہے چرچا ترا  
ویدہٴ مسلم میں نورِ آیتِ ترے دیدار  
ذرہٴ ذرہ ہو گیا روشن تیرے انوار سے

بادِ عیش و مسرت دل کے پیمانوں میں ہے  
اس سے تو اندازہ کر لے اشتیاقِ دید کا  
آج رونقِ تیرے دم اپنے کاشانوں میں ہے  
تو نے آکر چھونک دی مردہ لوں میں تازہٴ روح  
یہ جو اک وارفتگی سی تیرے دیوانوں میں ہے  
یا دیا عہدِ رفتہ تیری صورت دیکھ کر  
منظرِ آبادی کا پھر سنسانِ مریانوں میں ہے  
ایک ہنگامہ سا برپا آج اریانوں میں ہے

چاہتے ہیں پھر جگہ لے لیں وہی محفل میں ہم  
دیکھ لیں آنکھوں سے پھر ماضی کو مستقبل میں ہم

# عید کا دن

## (ادارہ)

چونکہ اس دن کا ہر سال اعادہ ہوتا ہے اور یہ دن ہمیشہ اپنی خیر و برکت کے ساتھ بار بار لوٹتا رہتا ہے اس لئے اس دن کو عید کا دن کہتے ہیں۔ اس دن علی الصباح مقدس ملائکہ کو ارشاد ہوتا ہے کہ وہ بازاروں اور کوچوں میں پھیل جائیں اور امت محمدیہ کے ان تمام افراد کا معائنہ کریں جو اپنے گھروں سے نکل کر عید گاہ جا رہے ہیں۔ ادھر ملائکہ کو ارشاد ہوتا ہے اور ادھر امت محمدیہ کے نام اعلان کیا جاتا ہے۔

یا امۃ محمد اخرجوا الی ربکم یقبل القلیل و یعطى الجزیل و یغفر الذنب العظیم۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے مولا کی طرف چلو جو تھوڑے سے عمل کو قبول کر کے بہت بڑا بدلہ دیتا ہے۔ اور بڑے بڑے گناہوں کو بخش دینا اس کی عام عادت ہے۔

جب تمام مسلمان عید گاہ پہنچ جاتے ہیں اور نماز میں بار بار خدا کی بزرگی اور بڑائی کا اعادہ کرتے ہیں تو حضرت حق جل و علی شانہ کا ارشاد ہوتا ہے۔

یا ملائکتی فیقولون لبیک و سعدیاک فیقولون لہم ما جزاء الا جیرو اذا عمل عملہ فیقولون ربنا و سیدنا و مولانا تو فیہ اجرہ فیقول الجلیل جل جلالہ اشہد کہ یا ملائکتی انی قد جعلت ثواب صیامہم من شہرہ رمضان و قیامہم رضا و مغفرتی ثم یقول یا عبادی سلونی فوعزتی و وجلالی لا تسالونی الیوم فی جمعکم ہذا شیئاً

وعزتی وجلالی لا سترن علیکم عثراتکم ما راقتہمونی ولا اخذیکم ولا افضحکم بین اصحاب الحد و انصرہم و امغفوراً لکم ارضیتہمونی و رضیت عنکم۔ اے میرے ملائکہ تیار ہو جب کوئی مزدور اپنی خدمت کو انجام دے چکے تو اس کے ساتھ آتا اور مالک کو کیا سلوک کرنا چاہئے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ہمارے مولا و آقا ایسے مزدور کو جو مالک کی حسب منشا خدمت کو انجام دے گا تو اس کو مزدوری دیدینی چاہئے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے میں تم کو اے ملائکہ مقررین گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان مزدوروں کی خدمت قبول کر لی۔ اور ان کے قیام و صیام کے بدلے میں اپنی رضا مندی اور مغفرت عطا کر دی اس کے بعد حضرت حق سبحانہ کی رحمت عامہ گناہگاروں کی امت کی جانب متوجہ ہو کر اس طرح ارشاد فرماتی ہے۔ میرے بندو! مجھ سے مانگو کیا مانگتے ہو مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم آج کے دن اس موقع پر تم مجھ سے جو طلب کرو گے وہ میں تم کو عطا کروں گا۔ اگر آئندہ اس طلب کرو گے تو وہ دیدول گا۔ اور اگر دنیا طلب کرو گے تو وہ بھی تمہاری مصالح کو مد نظر رکھتے ہوئے عطا کروں گا۔ میں عزت و جلال کی قسم کھا کر یقین دلاتا ہوں کہ جب تک تم میرے حقوق کی ننگا ہاشت رکھو گے میں تمہاری خطاؤں کو اپنے دامن علم و ستاری میں چھپاتا رہوں گا اور تم کو ذلیل و رسوا نہیں کروں گا۔ جاؤ اپنے مکانات کو لوٹ جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کر دی تم مجھ سے راضی ہو اور میں تم سے خوش ہوں۔ امت محمدیہ نماز کے بعد اور اشارتوں۔ وعدوں۔ اور بخششوں کے ساتھ عید گاہ

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ارشادات

لیس العید لمن شرب واکل -  
انما العید لمن اخلص الله العمل  
لیس العید لمن لبس المجید -  
انما العید لمن خاف الوحید -  
لیس العید لمن بتخر بالعود -  
انما العید لمن تاب ولا یعود -  
لیس لمن نصب القدور -  
انما العید لمن سعد بالمقدور -  
لیس العید لمن تزين بزينة الدنیا -  
انما العید لمن تزود ب زاد التقوی -  
لیس العید لمن ركب المطایا -  
انما العید لمن ترك الخطایا -  
لیس العید لمن بسط البساط -  
انما العید لمن جاوز الصراط -

عید کھانے پینے عمدہ کپڑے پہننے خوشبو لگانے اچھے اچھے کھانے پکانے اور عمدہ فرش فرش یا اچھی سواریوں کا نام نہیں ہے بلکہ عید تو اس شخص کی ہے جس نے اپنے اعمال کی اصلاح کی اور نہ ٹوٹنے والی توبہ کا التزام کیا قیامت کے دن سے ڈرا اور حتی الامکان نیک بننے کی کوشش کی تقویٰ اختیار کیا اور خطاؤں سے باز آگیا۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ عید کے دن ضرورت سے زیادہ اخراجات سے اجتناب کریں اور ہر شعبہ میں فضول خرچی سے باز رہیں۔ اور کچھ پس انداز ہو اسے تبلیغ میں خرچ کریں اور اس امر کی کوشش کریں کہ اس مبارک دن میں ہر ایک مسلمان ایک ایک غیر مسلم کو اسلام میں داخل کرنے کا فخر حاصل کر سکے۔

اپنے گھروں کو کوٹھتی ہے۔  
عید کے دن مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے  
غسل کرنا۔ اچھے کپڑے پہننا۔ مسواک کرنا۔ خوشبو لگانا۔ نماز سے پہلے کچھ کھا کر عید کی نماز کو چھٹا چاہیے۔ راستہ میں آہستہ آہستہ ذیل کی تکبیر پڑھتے رہیں۔  
والله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر  
والله الحمد۔  
عید گاہ میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے لوگوں پر سے بھلا لگنا نہیں چاہیے۔

## نماز کی ترکیب

سب سے اول نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ میں دو رکعت نماز واجب عید الفطر چھ تکبیروں کے ساتھ ادا کرتا ہوں نیت دل سے کرنی چاہیے زبان سے بھی کہے کہ  
لومضائقہ نہیں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ اٹھائے اور باندھ لے ہاتھ باندھ کر سبحانک اللہم پڑھے پھر ہاتھ کافوں تک اٹھا کر تین بار اللہ اکبر کہے تیسری مرتبہ ہاتھ باندھ لے اور خاموش رہ کر امام کی قرات سنے دوسری رکعت میں رکوع کرنے سے پہلے تین بار پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پوچھتی مرتبہ بدوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے۔ معمولی تکبیروں کے علاوہ اس نماز میں چھ مرتبہ اللہ اکبر زیادہ کہنا چاہیے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام کا خطبہ اپنی جگہ بیٹھ کر سننا چاہیے آواز آئے یا نہ آئے امام کے خطبہ تک اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ خطبہ ختم ہونے کے بعد سکون و وقار کے ساتھ عید گاہ سے رخصت ہونا چاہیے۔ مالداروں کو چاہیے کہ نماز کو جانے سے پیشتر صدقہ فطرا دیا کر دیں۔ جو بچہ صبح صادق سے پیشتر پیدا ہو جائے اس کی جانب سے بھی صدقہ فطرا دکرنا چاہیے۔ پونے دو گیکھوں یا ساڑھے تین سیر جو ہر شخص کی جانب سے دینا چاہیے۔ گیکھوں اور جو کا آٹا بھی دے سکتے ہیں نقد قیمت کا ادا کرنا بھی جائز ہے۔ چند آدمیوں کا صدقہ ایک مسکین کو دینا بھی جائز ہے۔ اگر ایک کا صدقہ چند مسکینوں کو دیا تو بھی ادا ہو جائیگا۔

# یہودیوں کی عیب

## ایک مبلغ اسلام کا مناظرہ

(ادارہ)

متعلق ہمارے شہات کو دور نہ کر سکا تو ہم جکو قتل کر دیں گے۔ حضرت بایزید یہ سن کر فوراً کھڑے ہو گئے مجمع کی منظر بنگا ہوں کو سکون ہوا راہب نے کہا اے محمدی ہم تجھ سے چند سوال کرتے ہیں اگر تو نے جواب دے دیا تو ہم تیری اور تیرے دین کی اتباع کریں گے ورنہ اسی مجمع کے سامنے تجھے قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت بایزید نے سوالات کی اجازت دیدی۔

راہب۔ اخبرنی عن واحد لاثنی لہرا مجھے بتاؤ وہ ایک کیا ہے جس کا دوسرا نہیں ہے) بایزید۔ ایسا ایک جس کا کوئی ثانی نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

راہب۔ عن اثین لا ثالث (وہ دو کیا ہیں جن کا تیسرا نہیں ہے)

بایزید۔ وہ دونوں رات اور دن ہیں جن کا تیسرا نہیں ہے۔ وجعلنا اللیل والنہار ایتین۔

راہب۔ وہ تین چیزیں کیا ہیں جن کا تیسرا نہیں ہے بایزید۔ عرش۔ کرسی۔ قلم۔

راہب۔ عن اربعۃ لا خامس لہم دہ چار چیزیں بتاؤ جن کا پانچواں نہیں ہے۔

بایزید۔ توریت۔ انجیل۔ زبور۔ قدرآن۔

راہب۔ عن خامسۃ لا سادس لہم وہ پانچ کیا ہیں

جن کا چھٹا نہیں ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن مراقبہ میں ارشاد ہوا کہ تم یہود کا لباس پہن کر دیر سحان میں جاؤ اور یہودیوں کی عید میں شریک ہو۔ حضرت بایزید اول تو اس الہام سے گھبرائے لیکن جب متواتر اسی قسم کا الہام ہوتا رہا تو آخر آپ نے یہودیوں کا لباس پہنا اور عید کے روز دیر سحان میں تشریف لے گئے جب تمام یہودی جمع ہو گئے اور ان کے بڑے بڑے عالم مجمع میں آگئے تو سب بڑا راہب تقریر کرنے کے لئے اٹھا۔ لیکن جب وہ کھڑا ہوا تو تقریر پر قادر نہ ہو سکا۔ اور اس کے قلب پر ایک خاص قسم کا اثر محسوس ہوا۔ جس کے باعث اس کی زبان بے کار ہو گئی۔ جب دیر تک وہ خاموش کھڑا رہا تو لوگوں میں شور مچ گیا اور لوگوں نے اس سکوت کی وجہ دریافت کی تو اُس راہب نے کہا کہ آج ہمارے مجمع میں کوئی محمدی گھس آیا ہے۔ اُس محمدی کے باعث تقریر نہیں کر سکو بنگا۔ کیونکہ وہ ہمارا مومن بن کر آیا ہے یہ سن کر تمام مجمع میں غصہ اور برہمی پیدا ہو گئی اور لوگوں نے اُس راہب سے کہا کہ بکو اجازت دیجئے تاکہ ہم اس کو قتل کر دیں راہب نے کہا بد کسی دلیل اور برہان کے قتل نہیں کرنا چاہیے بلکہ پہلے تمام حجت کے طور پر اُس سے گفتگو کرو اُس کے بعد پھر اسے قتل کر دینا یہ مومن کر جمع کی نگاہیں اُس نو وارد کو تلاش کرنے لگیں راہب نے کہا اے محمدی میں تجھ کو تیرے نبی کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو جس جگہ بیٹھا ہے وہیں کھڑا ہو جا اگر تو نے ہم کو مطمئن کر دیا تو ہمارا ایشاد عکس ۲ گئے لکھنا اگلا اسرار

راہب۔ عن ستة لاسابع لهم وہ چھ چیزیں کیا ہیں جن کا ساتواں نہیں۔

بایزید۔ وہ چھ دن ہیں جن میں زمین آسمان کی خلق ہوئی۔ ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما في ستة ايام۔ عن سبعة لاثامن لهم ایسی سات چیزیں بتاؤ جن کا آٹھواں نہ ہو۔

بایزید۔ سات آسمان خلق سبع سموات طباقا۔ راہب۔ ایسی آٹھ چیزیں کیا ہیں جن کی نویں نہیں۔ بایزید۔ حاملان عرش۔ ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية۔

راہب۔ عن تسعة لاعاشر لهم وہ نو چیزیں کیا ہیں جن کا دسواں نہیں ہے۔

بایزید۔ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کی وہ بستیوں جن میں مفسدین آباد تھے۔ وكانت في المدينة تسعة رهط يفسدون في الارض ولا يصلحون راہب۔ عشرہ کاملہ کیا ہے۔

بایزید۔ جو شخص حج تمتع کرے اور قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو اس دن روزے رکھنے چاہئیں ان روزوں کے دس دن سے عشرہ کاملہ مراد ہے۔ فصيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا جعت تلك عشرة كاملة راہب۔ عن احد عشر عن اثني عشر عن ثلاثة عشر

بایزید۔ حضرت یوسف کے بھائی اور بارہ بیٹے ان عداۃ الشهور عند الله اثنا عشر شهرا حضرت یوسف نے خواب میں تیرہ چیزوں کو سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ انی رايت احد عشر كوكبا والشمس والقمر رايتهم لي ساجدين

راہب۔ عن قوم كن بوا د ا دخلوا الجنة وعن قوم صدقوا وادخلوا النار۔ وہ کوئی قوم ہے جس نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئی اور وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے سچ بولا اور جہنم میں گئے۔

لیکن وہ جنت میں گئے۔ یا ابانا انا ذهبنا نستبق ونتركنا لو سعت عند متاعنا یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے کی تکذیب کرنے میں سچے ہیں لیکن یہ بھی دوزخ میں جائیں گے۔ وقالت اليهود ليست النصارى على شيء وقالت النصارى ليست اليهود على شيء راہب۔ این مستقر اسمك من جسدك تیرے تمام جسم میں سے تیرے نام کا مستقر کہاں ہے۔

بایزید۔ مستقر اذناک تیرے نام کا مستقر تیرے کان ہیں۔ راہب۔ عن الذاریات ذروا عن الحملات وقرا وعن الجاریات یسروا عن المقسمات امرأ۔

بایزید۔ ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں اور حملات سے پانی کے بھرے ہوئے بادل مراد ہیں۔ جاریات سے کنشیا اور مقسمات سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ایک شبان سے دوسرے شبان تک انسانوں کے لئے رزق رسانی کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

راہب۔ وعن شئ تنفس نفی وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تنفس کی نسبت کی گئی ہے لیکن اس میں روح نہیں ہے۔ بایزید۔ وہ صبح صادق ہے جس میں روح نہیں لیکن پھر بھی تنفس موجود ہے۔ والصبح اذا تنفس۔

راہب۔ ونسألك عن اربعة اشياء تکلم اجمع الخلیین وہ چودہ چیزیں کیا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سے تکلم کی شرافت حاصل ہے۔ بایزید۔ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں۔ فقال لهما وللارض قلیا طوعا او کرها قالتا اتینا طائعتین۔

راہب۔ وعن قبر مشی بصاحبه وہ قبر کوئی ہے جو اپنے مدفون کو لئے لئے پھری۔

بایزید۔ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی۔ فالتقه الحوت وهو ملیم۔

راہب۔ وعن ماء لا نزل من السماء ولا نبع من الارض وہ پانی کوئی ہے جو نہ تو آسمان سے برسا ہو اور نہ زمین سے نکلا۔

تھا۔ اور پھر خدا نے اُس کے متعلق استفسار بھی کیا۔ وما تلتک بیمینک یا موسیٰ۔

راہب۔ وعن افضل النساء وعن افضل الرجال عورتوں میں سے بزرگ ترین عورتیں اور دریاؤں میں سب سے افضل دریا کوٹنے ہیں۔

بایزید۔ حضرت حوا۔ خدیجۃ الکبریٰ۔ عائشہ۔ امیہ۔ فاطمہ۔ مریم۔ دریاؤں میں بہترین دریا۔ جیحون۔ سیحون۔ دجلہ۔ فرات۔ دریا ٹٹے نیل۔

راہب۔ وعن فضل الرجال الدواب۔ بزرگ ترین پہاڑ۔ اور بزرگ ترین چوپائے۔

بایزید۔ پہاڑوں میں بزرگ پہاڑی جبل طور اور چوپایوں میں بہترین چوپائے گھوڑے۔

راہب۔ وعن افضل المشہور عن افضل الیالی وعن الطامۃ۔

اے محمدی بتا! بارہ مہینوں میں بہترین مہینہ کونسا ہے اور راتوں میں بہترین رات کونسی ہے۔ اور لفظ طامت کی تفسیر کیا ہے۔

بایزید۔ بہترین مہینہ رمضان کا ہے۔ شہر ممان الذی انزل فیہ القرآن اور راتوں میں بہترین رات لیلة القدر ہے لیلة القدر اخیر من الف شہر طامت قیامت کے دن کا نام ہے۔

راہب۔ ایک درخت میں بارہ ٹہنیاں ہیں بڑھتی ہیں تیس پتے اور ہر پتے میں پانچ پھول ہیں دو پھول دھوپ میں اور تین پھولوں پر سایہ پڑ رہا ہے بتاؤ یہ کیا چیز ہے؟

بایزید۔ درخت سے مراد سال ہے جس میں بارہ مہینے اور ہر مہینے میں تیس دن ہیں ہر دن میں پانچ پھول یعنی پانچ وقت کی نمازیں ہیں جن میں ظہر و عصر سورج کی روشنی یعنی دن میں ادا کی جاتی ہیں۔ اور تین نمازیں مغرب عشاء صبح سایہ میں ہیں۔ یعنی غروب آفتاب کے بعد ادا

بایزید۔ حضرت سلیمان نے بلقیس کو جو پانی بھیجا تھا وہ گھوڑوں کا پسینہ تھا۔ جو نہ آسمان سے برسا اور نہ زمین سے نکلا۔

راہب۔ عن اربعة لامن ظہراب لامن بطن الیم وہ چار چیزیں بتاؤ جو نہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہوں اور نہ وہ باپ کی پیٹھ سے گذری ہوں۔

بایزید۔ حضرت اسمعیل کا بیٹہ تھا۔ حضرت صالح کی اونٹنی حضرت آدم اور حوا۔

راہب۔ وعن اول دم اھربق علی وجه الارض جو خون سب سے پہلے زمین پر بہا وہ کس کا تھا۔

بایزید۔ سب سے پہلے ہابیل کا خون تھا جو قابیل کے قتل سے زمین پر بہایا گیا۔

راہب۔ ونسالك عن شیء خلقہ اللہ ثم اشتراک وہ چیز کیا ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پیدا کر کے خود ہی اس کو خرید لیا۔

بایزید۔ مومن کا نفس جس کو خدا نے پیدا کر کے خرید لیا۔ ان اللہ اشتراک من المومنین النفس هم داموا المہم راہب۔ عن شیء خلقہ اللہ ثم انکس۔

اے محمدی وہ کونسی آواز ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر اُس کی بُرائی بیان کی۔

بایزید۔ وہ گدھے کی آواز ہے ان انکوا لاصوات لصوت الحمیر۔

راہب۔ وعن شیء خلقہ اللہ واستغفرہ وہ کونسی مخلوق ہے جس کو خدا نے پیدا کر کے اس کی عظمت سے خوف دلایا ہو۔

بایزید۔ عورتوں کا مکہ۔ ان کیدکن عظیم۔

راہب۔ عن شیء خلقہ اللہ وسال عنہ۔ وہ کیا ہے جس کو خدا نے خود پیدا کیا ہو اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال بھی کیا ہو۔

بایزید۔ حضرت موسیٰ کا عصا۔ جو خدا کا پیدا کیا ہوا

ہوتی ہیں۔

راہب۔ وعن شئ حج الى بيت الله الحرام و طاف و ليس له روح ولا وجبت عليه الفريضة۔ وہ کیا شے ہے جس نے کعبہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ حالانکہ نہ تو اس میں روح ہے اور نہ اُس شے پر حج ہی فرض ہے۔

بایزید۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی۔ جب طوفان کی حالت میں یہ کشتی جزیرۃ العرب کی زمین پر پہنچی تو بیت اللہ کا طواف کیا اگرچہ بیت اللہ پانی میں غرق تھا۔

راہب۔ اللہ نے کتنے بنی پیدا کئے ان میں سے مرسل کتنے ہیں اور غیر مرسل کتنے۔

بایزید۔ صحیح علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار بنی ہو چکے ہیں بن میں تین سو تیرہ مرسل اور باقی غیر مرسل۔

راہب۔ عن اربعة الاشياء مختلف طعمها ولونها و وہ چار چیزیں کونسی ہیں جن کی اصل تو ایک ہے لیکن رنگ اور مزہ آپس میں مختلف ہے۔

بایزید۔ یہ چاروں چیزیں آنکھیں۔ کان ناک اور منہ ہے۔ کانوں کی رطوبت کا مزہ اکڑوا۔ آنکھوں کا پانی کھارسی۔ منہ کا تھوک میٹھا۔ اور ناک کی رطوبت کا مزہ ترش۔

راہب۔ لفظ نفیر۔ قطیر۔ اور فقیل کی تفسیر بیان کرو۔

بایزید۔ نفیر۔ کھجور کی گٹھلی کے چھپے جو سفیدی ہوتی ہے اور قطیر سفید چھلکا۔ فقیل۔ گٹھلی کے بیج میں جو سفید دھکا ہوتا ہے اسے فقیل کہتے ہیں۔

راہب۔ لفظ سبہ اور لبہ کی تفسیر بتاؤ۔

بایزید۔ ہوشعہ الضأن والمعدن بکری اور بھیڑ کے بانوں کا نام ہے۔

راہب۔ بتاؤ ہم اور رم کس کا نام ہے۔  
بایزید۔ حضرت آدم علیہ السلام سے پیشتر کی امتوں کا نام ہے۔  
راہب۔ بتاؤ گدھا اپنی آوازیں کیا کہتا ہے۔  
بایزید۔ لعن الله الحشاد۔ خدا ٹیکس وصول کرنے والوں پر لعنت کرے۔

راہب۔ کتنے کی آواز کیا ہے۔  
بایزید۔ ویل لاهل النار من غضب الجبار اهل جہنم پر خدا کے غضب سے ہلاکی نازل ہو۔

راہب۔ بیل کی تسبیح کیا ہے۔  
بایزید۔ سبحان الله وبحمده۔  
راہب۔ گھوڑا میدان جنگ میں کیا کہتا ہے۔

بایزید۔ سبحا حفظی اذا التقت الابطال واشتغلت الرجال بالرجال۔  
راہب۔ اونٹ کی تسبیح بتاؤ۔  
بایزید۔ حسبى الله وكفى بالله وكيلا۔

راہب۔ طاؤس کی تسبیح کیا ہے۔  
بایزید۔ الرحمن على العرش استوی۔  
راہب۔ ببل کی خوش الحانی میں کونسی آیت ہے۔

بایزید۔ سبحان الله حين تمسون وحين تصبحون۔

راہب۔ مینڈک کی تسبیح کیلئے۔  
بایزید۔ سبحان المعبود في البرارے والقفار سبحان الملك الجبار۔

راہب۔ وہ کیا چیز ہے جس پر خدا نے وحی بھیجی لیکن نہ وہ انسان ہے نہ جن اور نہ ملائکہ۔

بایزید۔ شہد کی مکھی۔ واوحى ربك الى النحل ان اتخذنى من الجبال بيوتا۔

اس کے بعد حضرت، ابویزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کوئی اور سوال ہو تو بتاؤ۔ لیکن راہب نے انکار کر دیا



موافقت کے لئے تیار ہیں تو ہمارا سردار ہے ہم تیرے مطیع ہیں اگر کوئی ہدایت تیری نظر میں ہمارے لئے مفید ہے تو تو اس کو صاف طور پر ظاہر کر دے۔ راہب نے کہا سچی بات یہ ہے کہ جنت کی کبھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

راہب سے یہ سن کر تمام حاضرین نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہودیت کے زنا ر توڑے گئے اور حضرت بائزید کے ہاتھ پر سب لوگ مشرف باسلام ہوئے۔ بائزید کو اہام ہوا کہ تو نے ہماری ظاہر یہودیت کا لباس پہنا تھا۔ ہمیں نے اس اطاعت کے صلہ میں تیری وساطت سے سینکڑوں کو اسلام میں داخل کر دیا۔ (ترجمہ از روض الغابت)

اور کہا مجھے اب کچھ دریافت کرنا نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت بائزید نے فرمایا اب مجھے بھی تم سے ایک سوال کرنا ہے۔ اے راہب تو آسمانی کتب سے واقف ہے۔ صرف ایک بات بتا دے کہ آسمان اور جنت کی کبھی کیا ہے؟ راہب اس سوال کو سن کر حیرت زدہ ہو گیا۔ حضرت بائزید نے مجمع کو مخاطب کر کے کہا میں اتنے سوالوں کا جواب دیا لیکن تمہارا راہب ایک سوال کا جواب دینے سے بھی اعراض کر رہا ہے۔ راہب نے یہ سن کر کہا میں جواب دینے کو تیار ہوں۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ حاضرین مجھ سے موافقت نہیں کریں گے۔ یہ سن کر حاضرین نے کہا ہم ہرگز مخالفت نہیں کریں گے اگر کوئی حق بات ہے تو راہب اس کو ظاہر کر دے ہم

## متفرقات

### اطلاعات

دارالعلوم عزیز یہ بھیرہ میں طلبہ کا داخلہ تعطیلات کے بعد ۱۰ اشوال المکرم سے شروع ہوگا۔ ۲۰ اشوال کے بعد داخلہ بند کر دیا جائے گا جو طالب علم دارالعلوم میں داخل ہونا چاہیں وہ ۱۰ اشوال کے بعد بھیرہ پہنچ جائیں۔  
ماہ رمضان المبارک میں مولانا احمد یار صاحب دہلوی اللہ بخش صاحب نے علاقہ کہون دو منہار کا تبلیغی دورہ کیا۔ جامع مسجد بھیرہ کی مرمت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ہزار ہار و پید مرمت کے لئے درکار ہیں۔ جو لوگ اس کا خیر میں حصہ لینا چاہیں دفتر تہذیب الانصار کو اپنے عندیہ سے مطلع فرمائیں۔

حادثہ ارتحال۔ جریدہ شمس الاسلام کے قدیمی معاون اور بہار کے مشہور صوفی و عالم مولانا شرف الدین احمد صاحب سمروی کا سہرام میں انتقال ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو تسلی

کی توفیق عطا کرے۔ ہمیں اس حادثہ میں مرحوم کی بیوہ اور صاحبزادہ سے دلی ہمدردی ہے۔

”انوار فاروقی“ مندرجہ صدر عنوان سے جناب پرنسپل حکیم تاج الدین احمد صاحب تاج صدر ادارہ عالیہ مجددیہ بھیرہ محلہ عقب دربار داتا گنج بخش صاحب لاہور نے ایک رسالہ بہ سلسلہ تحریک مدح صحابہؓ شائع کیا ہے جس میں حمد و ثناء کے بعد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح و تحریف میں ایمان افروز نظمیں درج ہیں۔ محترم تاج صاحب اس سے قبل ”انوار صدیقی“ طبع کر کر مفت تقسیم کر چکے ہیں اب ”انوار فاروقی“ بھی مفت تقسیم فرما رہے ہیں جس سے ان کی بلند ہمتی کا پتہ چلتا ہے ضرورت ہے کہ نعت خوان حضرات ان نظموں کو یاد کر کے اسلامی اور قومی جلسوں میں پڑھا کریں۔ مندرجہ بالا پتہ سے شائقین رسالہ مذکورہ طلب کریں۔ محمولہ پاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج دیں۔

معذرت کاغذ نہ ملنے کی وجہ سے

دو کاغذوں پر شائع کیا گیا ہے اس لیے کہ شریک حضرت ہیں صندوق تصور فرمایا گیا ہے اگر کاغذ کافی نہ لگے گا تو اس کی کمی کفائی کر دی جائے گی

# غزوات محمدیہ کی حقیقت

(از جناب ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے۔ (علیگ) پریسٹرٹال)

## مسلمانوں کی جنگی پالیسی کے اصول

دین اسلام واسوۂ محمدیہ کی کاملیت کا ثبوت صرف یہی نہیں کہ کتاب اسلام و بنی اسلام نے روحانی و دنیوی ارتقا کے لئے مکمل و احسن احکامات اور طریق عمل بتائے بلکہ اس میں صلح و جنگ کے لئے بھی کافی وافی ہدایت موجود ہے۔ نیز اس ہدایت پر عمل کرنے اور اس سے منفعت اندوز ہونے کے اصول موجود ہیں جو جو مصائب کفار نے مسلمانانِ قرنِ اولیٰ پر روا رکھے ان کی تفصیل سے تاریخ طلوع و ترقی اسلام معمور ہے۔ جو مشکلات پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد ہوئیں ان سے ہر ایک پر لکھا آگاہ ہے پھر جس طریق سے شجاع اسلام نے ان مشکلات کا مقابلہ کیا ان کی حقیقت بھی ہمارے سامنے ہے۔ جب غیرتِ الہی کو حرکت ہوئی اور اسلام آہستہ آہستہ دلوں میں گھر کرنے لگا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اکابر صحابہ کو قبائلِ ثرب نے اپنی حفاظت میں لے لیا تو کفارِ قریش کا جذبہ انتقام غضبناک صورت میں ان کی طرف امتداد آیا۔ ان کو یہ گوارا نہ تھا کہ ان کے صد سالہ نظام معاشرت۔ ان کے مذہب ان کی سیادت کو کوئی چیز باطل گردانے۔ ان کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انی اور یتیم تھے اور ان کے متبعین کا گروہ نادار و بے حیثیت گروہ تھا۔ جن میں غلام اور آقا، تو مگر اور گداگر کی انوث ایک بے معنی اور مضحکہ انگیز بدعت تھی۔ انہوں نے اس بے یار و مددگار گروہ کے ساتھ ٹھیک وہی سلوک کیا جو آج طاقتور اور سرکشیدہ قومیں ناقابل

جماعتوں کے متعلق برتی ہیں، وہ غریب مسلمانوں کو پکڑتے تھے اور پکڑ کر عربستان کی جلعی ریت پر لٹا دیتے تھے۔ اور چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے تھے، کہ ہلنے نہ پائیں۔ گرم لوہے سے ان کے بدنوں کو داغتے۔ پھر پانی میں ان کو ڈبکیاں دیتے۔ ان کے مال ان کی املاک پر قبضہ کر لیتے۔ مگر کیا اس خانہاں برباد جماعت کے صبر و سکون میں ذرا سا تغیر ہوا؟ ہرگز نہیں! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گایا سفینِ مصیبتیں جھیلیں مگر ایک لمحہ کے لئے انتقام کا خیال ان کے دل میں نہ آیا۔ اور جب کفار مکہ نے انہیں صفحہ ہستی سے محو کرنے کا ارادہ کیا تو ہجرت کی ٹھانی اور پھر بھی اپنے رفقا کو ہمیشہ ہی فرمایا۔ لا تحزن ان اللہ معنا۔

الفار مدینہ کے درمیان دینِ حق روز افزوں ترقی کرنے لگا سینکڑوں متبعین دودو دور سے آکر علم رسول کے سایہ تلے جمع ہو گئے ان لوگوں میں مالدار اور غنی بھی تھے۔ اور تاجر اور فلاح بھی۔ رسول اکرم نے ان کے معاملات کی درستی کے لئے ہمسایہ قبیلوں کے ساتھ اسلوبِ عہد و پیمان اختیار کیا۔ ترقی و وسعت۔ اثر اور کثرت تعداد سے آنحضرت کے دل میں کبھی یہ خیال نہ آیا کہ کمزور قبائل کو بزورِ شمشیر مطیع کیا جائے۔ بلکہ سب سے پہلے حضورؐ بنو نضیر کے سردار غنشی بن عمر ضرعی کے ساتھ معاہدہ کیا اور اس کے معاہدہ کے رو سے جانشین کے حقوق و فرائض کا تعین کیا۔ یہ معاہدہ اسلام کی جنگی پالیسی کا سنگ بنیاد ہے اس معاہدے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کئی ایک غزوات میں شریک ہوئے۔ جبکہ دشمنان اسلام نے معاہدات توڑے۔ پیمان شکنی کی اور ان امور میں اقدام ہمیشہ ان کی طرف سے ہوا بعض کوتاہ بین

دشمنان اسلام۔ اسلام کو منافی صلح کہتے ہیں انہیں یہ معلوم نہیں کہ اسلام نے بجات نصرت بھی مسلمانوں کو جنگ محض برائے جنگ اختیار کرنے سے منع کیا ہے اسلام کی غایت جنگ مال و دولت کے لئے نو آبادیوں کے لئے نہیں وسعت تجارت کے لئے نہیں۔ اور نہ کسی جماعت یا کسی قوم کے قیام اختیار و امتیاز کے لئے تھی۔ جنگ اسلام کی اولین شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا جان و مال شرائط عہد کے اندر غیر مسلموں کی دستبرد سے محفوظ رہے۔ مخالفین اسلام مسئلہ جہاد کو اپنے دعوے کی دلیل پیش کرتے ہیں مگر اس امر سے دانستہ اغراض کرتے ہیں کہ بعد ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کام حفاظت خود اختیاری کی تدابیر تھیں نہ صرف اپنے لئے۔ بلکہ اصحاب، مہاجرین و انصار کے لئے۔ کیونکہ آپ کو پناہ دینے کے سبب قریش انصار کے بھی ایسے ہی دشمن ہو گئے تھے جیسے مہاجرین کے۔ اہل مکہ کی آتش انتقام تبیین صادقین کے عمل سے کم نہیں ہوئی۔ بلکہ زیادہ بھڑکی چنانچہ صحیح البخاری کے باب الجہاد میں بروایت حاکم وارد ہے۔

لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ وادھم الانصار و متھم العرب عن القوس و احدة و کالوا لا یبیتون الا بالسلام ولا یصبحون الا فیہ۔	جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ مدینہ میں آئے اور انصار نے ان کو پناہ دی تو تمام عرب ایک ساتھ ان سے لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ صحابہ صبح تک ہتھیار باندھ کر سوتے تھے۔
---	--

اس حالت کی تصدیق میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اسی سال سورۃ جہاد نازل ہوئی اور وہ یہ ہے۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم	یعنی جن سے لڑائی کی جاتی ہے (مسلمان) ان کو بھی اب لڑنے کی اجازت ہے۔
--	---

ان پر ظلم کیا جا رہا ہے اور خدا ان کی مدد پر یقیناً قادر ہے غور کا مقام ہے کہ جس حکم جہاد کو ناقدان اسلام اس کے منافی صلح ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ وہ کس قدر وضاحت اور صفائی کے ساتھ جنگ کو انتہائی تدبیر حفاظت و مدافعت قرار دیتا ہے۔ جنگ اسلام کے لئے جری اور بری لشکر کی کمی اور زیادتی کا سوال نہیں اور نہ اس کا سوال ہے کہ خدا کی ارضی بادشاہت بڑھانے کے لئے مسلمانوں کے جذبہ جہاد میں حرکت ہو۔ یہ بھی نہیں فرمایا گیا کہ مسلمان کفار کے مقابل جہاد نہ طریق سے پیش قدمی کریں اور وہ لوگ جو اسلام کے منکر ہیں انہیں مطیع کر کے ان کے مال و متاع و املاک پر قبضہ کر کے خدا کی بادشاہت کو ترقی دیں۔ بلکہ حکم صرف اس قدر ہے کہ مدافعت طریق سے اپنی حفاظت کریں۔ اگر تلوار اٹھائیں تو محض ظلم سے بچنے کے لئے۔ نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ لڑائی کی اجازت صرف اس حالت میں ہے کہ ان پر مسلسل ظلم کیا جا رہا ہو۔ خدا کی قدرت ہے جو لوگ اسلامی جہاد کے حسن و قبح پر محققانہ رائے زنی کرنے کے مدعی بنتے ہیں انہوں نے کبھی اپنے گریبانوں میں نظر نہیں ڈالی اور اس امر پر غور نہیں کیا کہ مدینہ انصار کی نوآبادی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مہاجرین کے لئے جائے پناہ تھی۔ نہ کہ ان کے جذبہ جہاد کا میدان عمل۔ مدینہ میں بیٹھ کر اصلاحی اثر و اقتدار کی روز افزوں ترقی سے مہاجرین کو یہ خواہش پیدا نہیں ہوئی کہ وہ اس نعمت گرانمایہ کو ملک گیر دفعتات مادی کے لئے وقف کریں۔ بلکہ وہاں بھی رد اداری۔ محذرت اور پابندی عہد کو مقدم سمجھا گیا۔ اور قبائل غیر مسلمین کے معاملات میں بے جا مداخلت سے احتراز کیا گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد جہاد کے خلاف خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ صلح میں جب آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو حکم اللہ و جہم کی سرکردگی میں ۳۰ سواروں کو یمن بھیجا تو انہیں خاص طور پر فرمایا فاذا نزلت بساحتهم | جب وہاں پہنچ جاؤ تو جب تک

## اسلام کا طریق جنگ

اسلامی اصول جنگ کی کامیابی۔ محض اصول جہاد کے ابتدائی اسباب سے ہی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے علاوہ چند ایک طریق ہیں جن کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران جنگ میں تلقین فرمائی۔ دنیا کے مغرب کا اساسی جنگی اصول ایک یہ بھی ہے کہ جنگ اس طریق پر کی جائے کہ غنیمت کی غیر منسانی آبادی۔ مثل زن و اطفال کو کمال درجہ کی اقتصاد بے بسی لاحق ہو جائے اور مدافعت سے قطع نظر دشمن پر حملہ آور ہونے کے لئے جارحانہ طرز عمل کو ہر حالت میں فوقیت دی جائے تاکہ مصافی لشکر کے عقب میں دشمن کے شہر اور پرامن حصے بھی جنگ کے نقصان دہ اور تکلیف دہ اثرات سے محفوظ نہ رہیں شارع اسلام نے بار بار اس اصول کی نیت فرمائی ہے کیونکہ جنگ اسلام کا یہ اصول ہی نہیں کہ جہاد کو ذریعہ کشاکش و نیوی واز دیلا ملاک بنایا جائے کیونکہ آنحضرت نے ہر روایت ابو داؤد فرمایا۔

رجل یرید الجہاد فی سبیل اللہ وھو بیتنی جہاد کرنا چاہتا ہے۔ لیکن کچھ عرضا من اعراض الدنیا دنیاوی فائدہ بھی چاہتا ہے فقال النبی لا اجر آپ نے فرمایا اس کو ثواب نہیں ملے گا۔

جب رسول اکرم نے یہ فرمایا تو لوگوں نے اس کے راوی سے کہا غالباً تم نے آنحضرت کا مطالب نہیں سمجھا اور لوگ بار بار رسول اکرم سے اس کے متعلق دریافت فرماتے بالآخر آپ نے تیسری بار فرمایا۔ لا اجر لہ تب لوگوں کو یقین آیا۔

صحیح مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص الفاظ ہیں۔ ما من غازیة تغزو فی سبیل اللہ فیصلو النبیمة الا تعجلوا ثنتی اجرهم من الاخرۃ یعنی جو غازیہ خدا کی راہ میں لڑتا ہے اور مال غنیمت لیتا ہے وہ آخرت کے ثواب کا دو ٹکٹہ یہیں لے لیتا ہے اور آخرت

و یتقی لھم الثلث میں اس کا حصہ صرف ایک تہائی رہے وان لم یصیبوا جاتا ہے البتہ اگر مطلق غنیمت نہ لے غنیمۃ تم لہم اجرہم تو اس کو آخرت میں پورا اجر ملے گا۔ اسلام و شارع اسلام نے مسئلہ جنگ کو اس قدر منظم کر دیا ہے کہ اسلامی اور غیر اسلامی اصولوں کے درمیان کسی مقابلہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی اسلام نے جہاد کو افضل ترین عبادت قرار دیا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جو جنگ محض تجارت ملک گیری اور ناتواں قوموں کو غلام بنانے کی غرض سے ہو وہ بھی عبادت الہی کہلائی جاسکے چنانچہ خدا نے ہر تر واداسے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

اذن للذین یقاتلون جن لوگوں سے لڑائی کی جاتی ہے با انھم ظلموا وان اللہ علی نصرہم ان کو اس بناء پر لڑنے کی اجازت لقدیرہ الذین ان کی مدد پر یقیناً قادر ہے۔ وہ لوگ اخرجون دیارہم اپنے گھروں سے صرف اس بنا پر نکال بغیر حق الا ان یقولوا دیئے گئے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا ربنا اللہ۔ رب خدا ہے۔

اسلامی طریق جنگ میں یہ بات بھی شامل تھی کہ غنیمت کی کس جماعت پر حملہ کیا جائے اور کونسا حصہ اس کے حصہ انگیز اثرات سے محفوظ رہے چنانچہ رسول اکرم کا یہ دستور تھا کہ جب کبھی لڑائی کے لئے فوج بھیجی جاتی تو اس کے سردار کو خاص طور پر ہدایت کر دی جاتی کہ بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور اشجار کو نہ قتل کرے اور نہ تباہ کرے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قطعی حکم تھا کہ

لا تقتلوا شیئاً فانیادلا یعنی کسی پر کہن سال کو کھن بجے طفلاً مغیراً و لا امراً کو عورت کو قتل نہ کر۔

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگی قیدی کے متعلق احکام دیئے کہ ان کو کپڑا دیا جائے اگر ان کے پاس لباس نہ ہو۔ اور ان کو کافی غذا دی جائے اور ان کو قتل نہ کیا جائے۔ ابو داؤد میں وارد ہے کہ ایک دفعہ حضرت

ایشیا کے کئی شہروں کے کھنڈرات زمانہ حال کی بریت پر شاہد ہیں اور اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ ترقی تمدن کے ساتھ طرز جنگ میں کوئی ترقی نہیں ہوئی اور اگر اس عالمگیر ظلمت میں کہیں نور کی کرن نظر آتی ہے تو وہ اسلام کا اصول جنگ ہے جس نے جنگ، ملک گیری کو منسوخ اور باطل قرار دیا۔ اور مغلوب دشمن کے ساتھ فاتحانہ سلوک کا ایک ایسا قانون قائم کیا جسے زمانہ قدیم و جدید پر ہر طرح کی فوقیت حاصل ہے۔ اہل یورپ اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں کے دفع کرنے کے لئے تدبیریں سوچتے ہیں قرآن کریم کی منہرہ تعلیمات ان مصیبتوں کا بہترین علاج پیش کرتی ہیں۔ اور تیرہ سو سال سے بے گناہ بلند پیکار پیکار کر رہے ہیں۔ حیحی علی البجاح۔ حیحی علی الفلاح۔ حیحی علی الاسلام ہذا دین مبین۔

خالد کے صاحبزادہ عبدالرحمن نے چند اسیروں کو قتل کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں تو اس طرح کسی مرغ کو بھی مارنا نہیں چاہتا۔ عبدالرحمن نے اسی وقت کفارہ گناہ کے طور پر چار غلام آزاد کئے۔ ناظرین کو واضح ہو کہ یہ اصول جنگ اس زمانہ کی یادگار ہیں جس وقت تمدن رومۃ الکبریٰ دیونان عتیق کے سالاران فوج جب کسی دشمن پر لشکر کشی کرتے تھے تو مصافی آبادی تو درکنار غیر مصافی مرد و زن بڑھوں اور بچوں کو بے دریغ قتل کرتے تھے۔ دشمن کے امصار دیا۔ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے تھے اور سارے ملک کی وہ حالت کر دیتے کہ گویا کبھی اس میں انسانوں کا گذر ہی نہیں ہوا۔ مگر کیا آج یورپ اپنے تمدن و ترقی کے باوجود جنگ کے باب میں کسی ایسے درخشاں اصول پر فخر کر سکتا ہے جیسا کہ شارع اسلام نے پیش فرمایا؟ آج یورپ

## مرزائیات

## عقائد مرزا

(از سیکرٹری صاحب ینگ مین ایسوسی ایشن۔ لاہور)

ذیل میں مرزا صاحب کے عقائد بحوالہ کتب مرزا نقل کئے گئے ہیں۔

(۱) خدا کے نزدیک اس (مرزا) کا ظہور مصطفیٰ کا ظہور مانا گیا ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲)

(۲) جو شخص مجھ میں اور بنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا اور نہیں پہچانا۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲)

(۳) بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا

اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص ۱)

(۴) غلبہ کاملہ (دین اسلام) کا آنحضرت کے زمانے میں ظہور میں نہیں آیا۔ یہ غلبہ مسیح موعود (مرزا) کے وقت ظہور میں آئے گا۔ (چشمہ معرفت ص ۱۱۲)

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات تھے (تحفہ گولڑہ ص ۲۶) مگر مرزا صاحب کے دس لاکھ نشان (تذکرۃ الشہادتین ص ۱۲)

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی مگر مرزا صاحب کے وقت چودھویں

کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳۵)  
(۵) میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳۶)  
(۶) خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۶)

(۷) ہمارا دعویٰ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (ا جنار بدرہ پانچ ص ۱۹۰)  
(۸) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹)

(۹) سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دائع البلا ص ۱۱)  
مرزا صاحب کے دعویٰ سننے کے بعد مدعی نبوت کے متعلق ان کا فتویٰ بھی سن لیجئے، اور خود فیصلہ کر لیجئے کہ مرزا صاحب کیا ہیں۔

”میں (میں) سیدنا مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں“ (استہمار ۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء)  
”جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور کچھ شرم دیا کو کام میں نہ لائیگا تو صاف سمجھا جائیگا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے“ (نور الاسلام ص ۳)

## مرزائیوں کا کلمہ

مسلمان حیران ہیں کہ مرزائی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله پڑھتے ہیں اور مرزا صاحب کو بھی نبی مانتے ہیں۔ سو مسلمان بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرزائی محمد رسول الله سے مراد آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیتے۔ بلکہ محمد رسول الله سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب ایک غلطی کا ازالہ کے صفحہ ۳ سطر ۱۱ پر لکھتے ہیں:-

”اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی“

راست کے بدر کمال جیسی ہوئی (مفہوم ص ۱۶ خطبہ الہامیہ)  
(۷) صدائیں کی نسبت ہمارے معجزات اور پیشگوئیاں سبقت لے گئی ہیں (ریویو جلد اول ص ۳۹۳)۔

(۸) خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہیں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی ان سے نبوت شہادت ہو سکتی ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۳۱۶)

(۹) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں (آئینہ کمالات ص ۵۶)

(۱۰) مرزا صاحب کا دعویٰ تھا۔ خدا عرش پر میری تعریف کرتا ہے اور میری طرف آتا ہے۔ (انجام آتھم ص ۵۵)  
(۱۱) (اے مرزا) خدا تیرے ساتھ ہے اور خداؤں کو کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ (ہمیں انجام آتھم ص ۵۶)

(۱۲) جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا (حقیقت الوحی ص ۱۶۳)

(۱۳) جو شخص تیری (مرزائی) پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا واحد جہنمی ہے (رسالہ معیار الاختیار ص ۵)

## دعویٰ نبوت اور کفر مرزا صاحب کا اپنا فیصلہ

”حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدائے دفعہ“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

(۲) ”صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

(۳) اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

(۴) دنیا میں ایک تفسیر آیا اس کی دوسری قرأت یہ ہے

اب آپ حضرات سمجھے کہ مرزا صاحب نے کس انداز میں اپنے مریدوں کو کہہ دیا کہ:-  
جب محمد رسول اللہ پڑھو تو وہ میں میں میرا تصور رکھو

اس سے ثابت ہوا کہ مرزائی محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہی لیتے ہیں۔  
اسی محدوم پھر عبد غلامی کرلو، قلب ہر جانی ہے پھراس کے مقامی کرلو

## خاکساریات مشرقی کی تحریک اور قائدانہ شان پر ایک نظر

(از جناب محمد صادق ایم۔ اے علیگہ مقام کالا قادر سہیل کوٹ)

### مشرقی کے قائدانہ کارنامے

جب سے غنایت اللہ مشرقی نے تحریک خاکسار شروع کی ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک اس نے اپنی بزدلی کو چھپانے اور عوام کو دھوکا دینے کے لئے ایسے ایسے جھوٹ تراشے ہیں جو کسی ذمہ دار تحریک کے رہنما کے شانائشان نہیں ہو سکتے۔ اور جس کا نتیجہ اب یہ ہو رہا ہے کہ یہ تحریک دن بدن تباہی و بربادی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ اور اس کا رعب و احترام دوست و دشمن سب کے دل سے اٹھ رہا ہے، محاذی پوزی کے دوران میں مشرقی نے سب سے بڑا اس وقت جھوٹ بولا۔ جبکہ باوجود گورنمنٹ سے معافی مانگنے اور مستند اخبارات میں اس معافی نامہ کی نقل چھپ جانے کے وہ بار بار مسلمانوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتا رہا کہ اس نے معافی نہیں مانگی۔ ۱۹ مارچ ۱۹۴۲ء المیہ بھی سب کو یاد ہے باوجود اس بات کے کہ اس نے اس سے پیشتر خاکساروں کو کئی دفعہ خون کی ہولی کھینچ کر مارا دیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی تو حکومت کے شکنجے سے بچنے کی خاطر اب اسی مشرقی نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ واقعہ اس کے حکم سے نہیں ہوا۔ دراصل یہ ایک واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ کسی تحریک کا قائد ہونے کے نااہل ہے وہ امیر جماعت جو قوم کے فوجوانوں سے اپنے حکم پر مرنے کی بیعت لیتا ہے۔

### مشرقی کی افتراق انگیزی

جب سے مسٹر محمد علی جناح کی ذات پر قاتلانہ حملے کی خبر آئی ہے۔ اسی وقت سے غیر خوالان مسلم لیگ اور غنایت اللہ مشرقی میں ایک افسوسناک بحث شروع ہے۔ غنایت اللہ مشرقی کے بیانات کے ایک ایک لفظ سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ مسلم لیگ اور خاکساروں میں اختلافات کی آگ بھڑکا کر منہ بھر رہا ہے کہ اس راستے پر لے جانا چاہتا ہے جس کی منزل مسلمانان ہند کے اجتماعی مفاد کے سراسر خلاف ہے۔ میری مراد وہ ہندو مسلم اتحاد ہے جس میں مسلمانوں کی قومی حیثیت سے قطعی انکار کیا جائے جیل سے رہا ہوتے ہی اسلامی غلبہ کا ڈھول سپینے والا مسجد عالمگیری میں اوم کے جھنڈے تلے ہندو مت اور اسلام کے بنیادی اصولوں پر ایک پرچم نشانی کر کے نظر آیا۔ اور آخر کار اس نتیجے پر پہنچے سنگاپور کہ ہندو مت اور اسلام بنیادی سچائیوں کے لحاظ سے برابر ہیں۔ یہ بات کہہ کر موجودہ دور کے اس سب سے بڑے قرآن کی ظاہری نمائش کرنے والے نے کلام اللہ کے اس ارشاد کو جھٹلایا کہ کیا کام کو شمش کی جس میں صاف طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کو ایک سچا دین دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ اس کا غلبہ دوسرے مذاہب پر کر دکھائے۔ اگرچہ کفار کو یہ بات کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گذرے۔

تو اس صورت میں اس کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ان مجاہدوں کے خون کے ایک ایک قطرے کی قدر کرے اور اس پاکیزہ خون کو بغیر کسی مقصد کے بٹی بازار کی طوائفوں کے گلی کوچوں میں نہ پہنائے۔ اور اگر اس میں اس زبردست ذمہ داری کا احساس نہیں تو پھر ایسی خنریک اس کے ہاتھ میں دینا بندر کے ہاتھ میں استرہ دینا ہے۔ کیونکہ اس کے نتائج قوم کے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان نتائج کا سدباب صرف اسی طرح ہی ہو سکتا ہے کہ مجاہدان اسلام اس گمراہ کن لیڈر کا دامن چھوڑ کر کسی ایسے نڈر اور دور بین شخص کی قیادت قبول کر لیں۔ جو قوم کے سواذ اعظم سے کٹ کر مسلمانوں کے جماعتی مفاد کو کسی قیمت پر بھی فروخت کرنے کو تیار نہ ہو۔

## سیاست کا انحصار و اقرار

تیسرا زبردست دھوکا اور فریب جو عنایت اللہ مشرقی  
دلت سے عوام کو دے رہا ہے۔ یہ ہے کہ تحریک خاکسار کو سیاست  
سے متروک رہیں۔ یہ فریب کئی دفعہ عیاں ہو چکا ہے۔ اور  
در اصل وہ اس چال سے مسلم قوم کے قابل سیاست والوں

کی زد سے بچکے کچھ عرصہ کے بعد ہندوستانی سیاست  
لیڈری جمانا چاہتا ہے۔ سر سٹیفورڈ کرسپ کے آ  
کچھ روڈ لیڈرنے اس کو ملنے کے لئے جس اشتیاق کا ادا  
اس سے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی کہ وہ ملکی  
میں دخل اندازی کرنے کے لئے بیقرار ہے۔ مداس  
پر تو اس نے صاف طور پر اعلان کر دیا۔ کہ خاکساروں  
سیاسیات ہند میں حصہ لینے کے جملہ حقوق محفوظ ہیں  
موقعہ پر ہم یہ بھی بتاؤ دیتے ہیں کہ ہندوستانی  
کا پڑھا لکھا اور سمجھدار طبقہ عنایت اللہ مشرقی کی آ  
کی تلا بازیاں دیکھ دیکھ کر اور اس کے فہدان دور  
تنگ آکر اس کی کسی بات پر کان دھرنا باعث ہتک  
علیکڈھ ہی جا کر دیکھ لیجئے کبھی وہ زمانہ تھا۔ کہ ہر مہفہ  
ایک ہند خاکسار باوردی پانچ کیا کرتے تھے۔ لیکن آج  
جگہ ایک ہند سے لڑنے والے مسلم نیشنل گارڈ نے لے لی ہے۔  
بنگلہ پانچاب اور صوبہ سرحد کے مسلم طلباء کا ہے۔

مسٹر مشرقی میں کسی تحریک کو چلانے کی اہلیت نہیں اس لئے  
انہیں خاکسار تحریک سے الگ ہونا چاہئے  
خاکسار لیڈر نواب بہادر یار جنگ کا بیان

خاکسار لیڈر نواب بہادر یار جنگ کا بیان

جو خاکسار تحریک کو مفید سمجھتے ہیں۔ اسی لئے میں علامہ شرقی سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی غلطیوں اور لغزشوں کی تلافی کریں۔ اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے تحریک کی تباہی سے الگ ہو جائیں اور اسے سید احمد شاہ پیر سٹرٹ لاکے والے کر دیں۔ جو اپنی قربانیوں کے لئے مشہور ہیں۔ علامہ صاحب کا تازہ ترین بیان بڑھ کر سخت دُکھ دہا ہے۔

نئی دہلی، اسیراگست، نواب بہادر یار جنگ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے مشرقی صاحب قائد قریبہ خاکساران کے بیان کی شدید مذمت کی ہے اور انہیں شہرہ دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائیں۔ اور ان کی بہتری کی خاطر خاکسار قریبہ سے علیحدہ ہو جائیں۔ اب صاحب فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں

إهتفام و توكید علی جمیع ارباب طایفه زائران مشیقه منه الكلیه كرم له سرگوده امام حسن اذ نوشته الاسلام محمد خ مدد الله